اسلام میں

انسانی ہمدردی اور خدمت خلق

قرآن و حدیث کی روشنی میں

فرمائش: عالی جناب الحاج محمد امان اللہ خاں صا

ڈائرکٹر چارمینار فرنشنگ جیڈی مٹلہ حیدرآباد

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

خطیب مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد

الناشر: شاہ ایجوکیشن سوسائٹی، حیدرآباد

پتہ: 17-2-1209/13، یاقوت پورہ ۔ ۲۳ فون: 4561210

ہدیہ = 4.00

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

اسلام میں

خدمت خلق اور انسانی ہمدردی

تمام انسان ایک ہی خاندان

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا. (النساء۔۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا (حوّا) بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد عورت پھیلا دیے اور اللہ تعالی سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تعالی تمھیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

تشریح: یہ بات واضح ہو چکی کہ سارے انسان ایک باپ حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد ہیں تو ایک انسان دوسرے انسان کیساتھ دردمندی کیساتھ خدمت انجام دینا چاہیے یہ ہر انسان کا فریضہ ہے۔

ورنہ انسانی ناطے رشتوں کا خیال نہ کرتے ہوئے قطع رحمی کرنا (ناطوں کا توڑنا) اللہ تعالی کی سخت نافرمانی ہے۔ فقہائے کرام نے

ناطوں کو توڑنا گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔

احادیث میں قرابت واریوں کو بہر صورت قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے جسے صلہ رحمی فرمایا گیا ہے۔

انسانی ہمدردی کیلئے مال خرچ کرو

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. البقرہ۔ ۲۵۴

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! جو ہم نے تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔

تفسیر: انسان کا سارا مال و متاع اللہ تعالی کا ہی دیا ہوا ہے حتی کہ انسان کی جان بھی اللہ تعالی کی ہی دی ہوئی ہے یہاں صرف مال کو رضائے الٰہی کیلئے (انسانی ہمدردی کیلئے) خرچ کرنیکا حکم ہو رہا ہے اور ایمان کا تقاضہ ہی اللہ تعالی کے احکام کی تعمیل یعنی حق اللہ اور حق العباد کی ادائی ہے اور ایمان والوں نے رضائے الٰہی کیلئے۔ زر دیا۔ گھر دیا اور سر بھی دیکر کہنے لگے:۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غربا و مساکین کے حقوق نہ دینے پر قہر الٰہی

اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ ۙ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَیْھَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ کَالصَّرِیْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا وَھُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَلَّا یَدْخُلَنَّھَا الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ مِّسْکِیْنٌ ۝ وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْھَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ (قلم ۶۸ آیات ۱۷ تا ۲۷)

ترجمہ:۔ بیشک ہم نے انھیں آزمالیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انھوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لینگے ۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ نہ کہا ۔ پس اسپر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو ہی رہے تھے ۔ پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی ۔ اب صبح ہوتے ہی انھوں نے ایکدوسرے کو آوازیں دیں ۔ کہ اگر تمھیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی چل پڑو ۔ پھر یہ چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے چلے کہ آج کے دن کوئی مسکین تمھارے پاس آنے نہ پائے ۔ اور لپکے ہوئے صبح صبح گئے (سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو پا گئے ۔ جب انھوں نے باغ دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم راستہ بھول گئے ۔ نہیں نہیں ہماری قسمت پھوٹ گئی ۔

تشریح:۔ باغ والوں کا قصہ عربوں میں مشہور تھا یہ باغ صنعا (یمن) میں تھا اس باغ کا مالک اسکی پیداوار میں غربا مساکین پر بھی خرچ کرتا تھا

لیکن اسکے مرنے کے بعد اسکی اولاد اسکی وارث بنی تو انھوں نے کہا کہ ہمارے اپنے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوتے ہیں ہم اسکی آمدنی میں سے مساکین اور سائلین کو کسطرح دیں؟ پس اس بدنیتی پر اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو تباہ و برباد کر دیا یہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھا لئے جانے کے تھوڑے عرصے بعد ہی پیش آیا۔ لھذا غربا و مساکین کا حق عشر (دسواں حصہ) ہرگز نہیں روکنا چاہیئے ورنہ دنیا ہی میں ذلت و رسوائی کیساتھ قہر الٰہی نازل ہو کر غیر معمولی نقصان کا قوی اندیشہ ہے۔ ؎

دے جو محتاجوں کو دینا ہے کہ ہے فرصت ابھی
ڈھونڈتا ہے گور میں قارون گدا ملتا نہیں

محتاج کو کھلانے کا ثواب

اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ۝ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۝ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۝

(البلد-١٦) ترجمہ:- یا کھلانا بھوک کے دن میں یتیم کو قرابت والا ہے، یا محتاج کو جو خاک میں مل رہا ہے (یعنی بے گھر بے سہارا فرش خاک پر پڑا ہو)

تفسیر:- بھوکے کو کھانا کھلانا بہت بڑا ثواب ہے اور کھانا کھلانا کسی کو بھی ہو ثواب سے خالی نہیں مگر بعض کو کھلانا بڑا ثواب بن جاتا ہے اس لئے بڑے ثواب کو حاصل کرنے کیلئے فرمایا یتیم کو کھانا کھلایا جائے جسکے ساتھ رشتہ ہو اسکو کھلانا دوہرا ثواب ہے۔ ایک بھوکے کا پیٹ بھرنا دوسرا رشتہ دار کی صلہ رحمی اور اسکا حق ادا کرنا۔

تشریح:۔ بھوکے پیاسے انسان بلا امتیاز مذہب وملت حتیٰ کہ حیوان وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی کنبہ (مخلوق) ہے پس ہر جاندار کیساتھ نیک سلوک یعنی اسکی ضرورت کو پوری کرنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کی ستر شاخیں ہیں سب سے افضل نیکی توحید رسالت اقرار اور سب سے چھوٹی نیکی راستے سے تکلیف وہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔

تشریح:۔ راستے سے ٹھیکری، پتھر، کچرا اور کانٹے وغیرہ جس سے راہ گیر یعنی راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے ہٹا دینا بھی نیک کام ہے یہ عمل بھی خدمت خلق اور انسانی ہمدردی میں شمار ہوگا اس چھوٹے سے عمل سے بھی رضائے الٰہی نصیب ہو سکتی ہے۔

خبردار مکانوں یا دکانوں کے سامنے من مانے اپنے ذاتی مفاد کیلئے بے جا طور پر آگے بڑھ جانا چبوترے، سیڑھیاں وغیرہ بنا کر راستے تنگ کرکے خلق الٰہی کو تکلیف دینے والا اخلاق، قانون اور مذہب کی نظر میں بھی مجرم ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء-۳۶)

ترجمہ:- اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے ساتھی اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تم ہیں (غلام ۔کنیز۔ماتحت) اور یقینا اللہ تعالی تکبر کرنیوالوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

تفسیر:- اللہ تعالی کی عبادت کرو شرک سے دور رہو والدین ، رشتہ داروں یتیموں بیواؤں مسکینوں اور بالخصوص رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور دوست واحباب سے حسن سلوک کرو اور اپنے مکانوں دکانوں کارخانوں وغیرہ کے نوکروں سے بھی حسن سلوک کیا کرو۔ تکبر گھمنڈ اور شیخی سے بچو۔ جسکے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائیگا (معارف القرآن۔ نعیمی وغیرہ)

پڑوسیوں کے اقسام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کے ۳ قسم ہیں

۱۔ مسلمان، پڑوسی، رشتہ دار ۲۔ مسلمان پڑوسی ۳۔ غیر مسلم پڑوسی

پہلی قسم: پہلی قسم کے پڑوسی کے ۳ حقوق ہیں ایک حق مسلمان کا۔ دوسرا حق پڑوسی کا تیسرا حق رشتہ داری کا۔

دوسری قسم: دوسری قسم کے پڑوسی کے ۲ حقوق ہیں پہلا مسلمان

کا دوسرا پڑوسی ہونے کا۔

تیسری قسم: تیسری قسم کے پڑوسی کا صرف ایک حق ہے وہ غیر مسلم پڑوسی کا

محلے میں اچھا پڑوسی: رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم نے فرمایا کہ کسی محلے کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل وبہتر شخص وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو (ترمذی۔ مسند احمد۔ معارف القرآن۔ ج۔۲۔ ص۔ ۳۱۲)

پڑوسی کی خبر گیری: اس امر پر سب کا اتفاق ھیکہ پڑوسی خواہ قریب ہو یا بعید رشتہ دار ہو یا غیر اور یا مسلم ہو یا غیر مسلم بہر حالت میں اس کا حق ہے کہ بقدر استطاعت اسکی امداد واعانت اور خبر گیری لازم ہے۔
(معارف القرآن ج۔۲۔ ص۔ ۳۱۲)

پڑوسی کی اہمیت: ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شائد وہ پڑوسی کو وارث قرار دینگے (الادب المفرد ۵۵۔ ص ۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

بھوکا نہ رکھو: حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے

اور ہمسایہ بھوکا ہو۔ (الادب المفرد۔ ۶۱)

سالن دو: ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں شوربہ پکادیں اور اس میں پانی زیادہ ہوجائے تو اپنے ہمسایہ کو دیدو اپنے ہمسایوں کو تقسیم کردو۔ (الادب ص ۶۲)

پڑوسی کو تکلیف نہ دو: ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایمان نہیں لایا (اسی طرح) تین مرتبہ فرمایا (یعنی کامل ایمان)

پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! کون شخص ایمان نہیں لاتا تو فرمایا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر پورہ ایمان نہیں لاتا جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد دوم۔ ۴۲۱۸۔ بخاری مسلم)

تشریح:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک مرتبہ فرمانا ہی بہت کافی تھا لیکن باواز بلند تین مرتبہ اہمیت کیساتھ فرمایا کس قدر تاکید ہے ہر مسلمان کیلئے لمحہ فکر ہے خبردار! دربار رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان انسانی سلامتی کیلئے آب حیات ہے بشرطیکہ ع۔ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

خوشخبری! ہر ایمان والا اپنے ۴ پڑوشیوں کو حسن ظن اور حسن سلوک سے خوش رکھے تو سارا عالم خوشحال ہو کر امن وسلامتی کی فضا عام ہوجائیگی۔ ع۔ کاش گلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اسکی

پڑوسی کو ستانے والا جہنمی ہے: ابوہریرہ رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہا کہ فلاں عورت سے ساری رات نمازیں پڑھتی ہے دن کو روزے رکھتی ہے اور صدقہ بھی دیتی ہے اور ہمسایوں کو زبان سے دکھ پہنچاتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ جہنم والیوں میں سے ہے۔ (الادب المفرد۔ امام بخاری)

تشریح:۔ دین اسلام کی تمام عبادات کا مقصد خلق الہی کےساتھ اخلاق کریمانہ اور ملنساری اور انسانی ہمدردی کے جذبات کو پروان چڑھانا ہے اگر عابد وزاھد اپنے رشتہ داروں یا پڑوسیوں کو ہاتھ زبان اور سلوک سے دکھ پہچا رہا ہو تو سمجھ لو کہ اسکی عبادات میں کھوٹ ہے اور یہ کھوٹ اسکو جہنم میں لیجائیگی۔

۴ پڑوسی: ا گھر کے ۴ پڑوسی / ۴ گھر کے ۱۶ گھر پڑوسی / ا محلے کے ۴ محلے پڑوسی / ایک گاؤں کے ۴ گاؤں پڑوسی / ا۔ قصبہ کے ۴ قصبات پڑوسی۔ صرف پڑوسی کو خوش رکھنے پر سارا عالم پرسکون اور خوشحال ہوجائیگا۔

خدمت خلق سے رضائے الہی

عیادت کرو: ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن بندوں سے فرمائیگا کہ

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہیگا یا اللہ! تو رب العلمین ہے میں کسطرح تیری عیادت کرتا اللہ تعالی فرمائیگا کہ کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اسکی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

بھوکوں کو کھلانا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں دیا بندہ کہیگا یا اللہ! تو تو رب العلمین ہے میں تجھے کس طرح کھانا دیتا رب کریم فرمائیگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔

پیاسوں کو پلاؤ: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہیگا یارب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو رب العلمین ہے رب کریم فرمائیگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسکو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو پانی پلا دیتا تو مجھے اسکے قریب پاتا۔ (صحیح مسلم آداب سنت ص ۵۶۱)

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ

بھوکے کو کھلاؤ پلاؤ۔ بے کھٹکے جنت میں چلے جاؤ

مسلمان پر ۵ حقوق: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے ۵ حقوق ہیں۔ ۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ ۳۔ دعوت قبول کرنا۔ ۴

۔ چھینکنے والے کو جواب دینا جبکہ وہ الحمدللہ کہے ۔ ۵۔ مریض کو پوچھنے جانا ۔ (ابوداود۔ ابن ماجہ۔ بخاری و مسلم)

مریض کو خوش کرو: ابو سعید خذری رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کریگا اور اس کے دل کو اچھا معلوم ہوگا۔ (ترمذی ابن ماجہ)

عیادت سے جنت: عن ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوء ت من الجنة منزلا (ابن ماجہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ تو اچھا ہے تیرا چلنا اچھا ہے تو نے جنت کی ایک منزل کو اپنا ٹھکانا بنایا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطعموا الجائع وعودُ المریض وفکو العانی۔

حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاو۔ مریض کی عیادت کرو

قیدی کو قید سے چھڑاو (بخاری، آدب سنت ص ۵۵۸)
بخاری شریف کی روشنی میں بعض فقہائے کرام نے ان اعمال کو
واجب کفایہ فرمایا ہے۔
واجب کفایہ: واجب کفایہ وہ واجب ہے کہ جس کو محلے کے چند (یا ایک) مسلمان انجام دیدیں تو تمام محلے کے مسلمانوں کی طرف سے واجب کفایہ ادا ہو جائیگا ورنہ اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب مسلمان گنہگار ہونگے مثلا بھوکوں کو کھلانا، مریض کی عیادت کرنا اور قیدی کو چھڑانا وغیرہ۔

انسانی ہمدردی میں رحمت الٰہی حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کیلئے جاتا ہے تو وہ دریاے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جسوقت مریض کے پاس بیٹھتا ہے دریاے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ (مسند امام احمد آداب سنت ص ۵۶۲)

تشریح:۔ بلالحاظ مذھب وملت انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مریض کی مزاج پرسی (عیادت) کیلئے جانے والا مسلمان بلاشبہ رحمت الٰھی میں سرتاپا ڈوب جاتا ہے۔
عیادت میں رحمت الٰھی میں ڈوب جانے کا منظر اس دنیا میں ظاہر ہوجاتا تو لوگ جنگی بنیادوں پر عیادت کرنے تیار ہوجاتے
جنت قریب ہوتی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کے اجر و ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اسکو ساٹھ سال کے سفر کے برابر جہنم سے دور کردیا جائیگا۔ (ابوداؤد آداب سنت ص ۵۶۳)

تشریح:۔ مریض کی عیادت سے مسلمان جہنم سے دور بہت دور ہوتا ہوا جنت کے قرب و جوار میں پہنچ جاتا ہے۔

مریض کو خصوصی خوشخبری :حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لیگئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جس کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے کہ لا باس طھور انشاءاللّٰہ تعالی یعنی کوئی حرج کی بات نہیں کہ یہ مرض انشاءاللہ تعالی گناہوں سے پاک کرنیوالا ہے۔ (صحیح بخاری)

تشریح:۔ مریض کو خوشخبری سنادو کہ اسکا مرض اسکو گناہوں سے پاک کرتا ہوا جنت میں درجت کی بلندی عطا کرتا ہے۔ بعض احادیث کا مفہوم ہے کہ جب مریض تمام گناہوں سے پاک ہوگیا پھر بھی مرض باقی رہا تو اب اس کیلئے جنت میں درجات کی بلندی عطا ہوتی ہے۔

عن علی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول مامن مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیہ الا صلی علیہ سبعون ملک حتی یصبح و کان لہ خریف فی الجنہ۔

ترجمہ:۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

مریض کو دعا وعن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذاجاء الرجل یعود مریضا فل یقل اللھم اشف عبدک ینکا لک عدوا اویمشی لک الی جنازۃ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنھا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بیماری کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے یا اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ یہ تیرے دشمنوں کو سزادے یا تیری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جنازے کی مشایعت کرے۔

(آداب سنت ص ۵۵۹)

دور فاروقی میں مثالی خدمات خلق (جمادی الاخر ۱۳ھ تا محرم ۲۴ھ ۱۰سال ۶ ماہ)

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ جیسے خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے ہمیشہ ہر وقت آپ کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم فرمان سیدالقوم خادمھم یعنی قوم کا سردار قوم کا خدمت گذار ہوتا ہے۔ پس آپ بہ نفس نفیس ہمہ تن قوم وملت کی دردمندی کیساتھ رات کی نیند اور دن کے چین کی پرواہ کئے بغیر انسانی ہمدردی اور خدمت خلق میں رات دن مصروف ہوگئے۔

نابینا کی خدمت: سعید بن یربوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے جنکی بینائی جاتی رہی تھی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ جمعہ میں کیوں نہیں آتے انھوں نے کہا میرے پاس آدمی نہیں جو مجھ کو راستہ بتائے پس سنتے ہی آپ نے ان کی خدمت کے لئے ایک آدمی مقرر فرمادیا جو ہمیشہ ان کی خدمت میں رہا کرتا تھا (اسعد الغابہ تذکرہ سعید بن بربوع)

معذوروں کی خدمت: امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے پاس جاکر کہا داہنے ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا جنگ کے موقعہ میں میرا دایاں ہاتھ جاتا رہا۔ یہ سنتے ہی آپ پر رقت طاری ہو گئی اسکے برابر بیٹھ گئے اور رو رو کر کہنے لگے افسوس کہ تمکو وضو کون کراتا ہو گا سر کون دھلاتا ہو گا کپڑے کون پہناتا ہو گا پھر ایک نوکر مقرر فرمادیا اور اسکے لئے تمام ضروری چیزیں خود مہیا کریں۔ (سرۃ العمرین)

تشریح:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کامل کا تقاضہ تھا کہ آپ نے نابینا اور معذور کی خدمت کا انتظام فرمایا۔ ایسا ہی ہر ایمان والے کے دل میں خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا جذبہ ہونا چاہئے ورنہ ایمان کا دعوی بے کار ہے۔

ہمدردی میں چوکیداری: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

رات کو میرے مکان پر آئے میں نے کہا آپ نے کیوں تکلیف کی مجھکو بلالیا ہوتا۔ فرمایا ابھی مجھ کو معلوم ہوا کہ شہر کے باہر ایک قافلہ اترا ہے لوگ تھکے ماندے ہونگے آؤ ہم تم چلکر پہرہ دیں چنانچہ دونوں صاحباں گئے اور رات بھر پیرہ دیتے رہے (الفاروق)

جس سال عرب میں قحط پڑا انکی عجیب حالت ہوئی جبتک قحط رہا آپ نے کبھی گوشت مچھلی وغیرہ لذیذ غذا کبھی نہ کھائی۔ نہایت خشوع اور خضوع سے دعائیں مانگتے تھے کہ اے اللہ! امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شامت اعمال سے تباہ نہ کرنا۔

اسلم (آپ کے غلام) کا بیان ہیکہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قحط کے زمانے میں جو فکر اور تردد رہتا تھا اس سے قیاس کیا جاتا تھا کہ اگر قحط رفع نہ ہوگا تو وہ اسی غم میں تباہ ہوجائینگے۔

اپنا کرتہ بھی خیرات:۔ ایک دفعہ ایک بدو آپ کے پاس آیا اور آپ کا کرتہ مانگنے لگا۔ آپ نے اسکو اپنا کرتہ عطا فرمادیا حالانکہ آپ کے پاس یہ ایک ہی کرتا تھا (سیرۃ العمر)

تشریح:۔ مندرجہ بالا واقعات سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا جذبہ کامل ایمان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

مثال، حسن سلوک:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب معمول رات میں گشت لگا رہے تھے۔ ایک جھونپڑی سے آواز

آئی کہ بیٹی آج اونٹنی نے دودھ کم دیا ہے تھوڑا سا پانی ملادے۔ لیکن بیٹی نے جواب دیا کہ امی! امیر المومنین کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملانا۔ پھر ماں نے کہا اتنی بڑی رات کو کیا امیر المومنین دیکھنے آئے ہیں ملادے ملادے پانی ملادے یہ سنکر بیٹی نے اپنی ماں کو برجستہ جواب دیا کہ امی جان! امیر المونین تو یہاں ہمیں نہیں دیکھ رہے ہیں لیکن امیر المومنین کا اور میرا اور تیرا رب اللہ تعالی تو دیکھ رہا ہے لھذا میں ہرگز پانی نہ ملاؤنگی۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ماں بیٹی کی یہ گفتگو سنی تو اس بیٹی سے بے حد خوش ہوئے اور اس جھونپڑی والی بیٹی کو اپنے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح میں دیکر اپنی بہو بنالیا۔ ؎

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے
نہیں قصہ یہ دلگی کیلئے بلکہ عبرت ہے آدمی کیلئے

اکثر و بیشتر راتوں کو نیند خیرباد کرکے شہر میں اور شہر کے قرب وجوار میں نکل جاتے۔ آپ کے ایک غلام (اسلم) کا بیان ہے کہ

ایک دفعہ رات میں گشت کرتے ہوئے ہوئے مدینہ منورہ کے قلعہ کے باہر نکلے تو تقریبا ۴ کیلو میٹر دور صرار کے مقام پر کچھ آگ جلتی ہوئی نظر آئی تو وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکارہی ہے اس کے

تین بچے بلک بلک کر رو رہے ہیں قریب جاکر حقیقت حال دریافت
فرمایا اس نے کہا کئی دقتوں سے بچوں کو کھانا نہیں ملا ان کو بہلانے
کیلئے ہانڈی میں پانی ڈالکر چولھے پر رکھدی ہوں جب یہ بچے روتے
روتے تھک کر سوجائینگے تو میں بھی تھوڑی نیند لے لوں یہ سنتے ہی
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رات کی تاریکی میں بڑی
تیزی سے مدینہ منورہ واپس ہوئے اور بیت المال سے گوشت گھی شہد
آٹا کھجور اور کچھ چولھا جلانے کا سامان لیکر گٹھرا باندھ لیا اور اسلم سے
فرمایا کہ یہ بوجھ میرے سر پر اٹھادے ۔ اسلم نے کہا امیر المومنین میں
حاضر ہوں میں خود لے چلونگا ۔ فرمایا ! اسلم ! کل میدان قیامت میں
میرے اعمال کا بوجھ میں ہی اٹھاونگا پس مجھے اٹھادے ۔ لہذا آپ اپنے
سر پر بوجھ اٹھائے ہوئے پھر تیزی کیساتھ صرار پہنچے اور اس عورت کے
سامنے رکھدیا ۔ عورت آٹا گوند کر روٹیاں بنائی اور روٹیاں پکانے کے
دوران خود امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ بھی چولھا پھونک پھونک کر
تیز کررہے ہیں آپ کی ریش مبارک گھنی تھی چولھے کا دھواں اور
چنگاریاں چہرہ مبارک ریش مبارک پر آرہی تھی جب روٹیاں وغیرہ تیار
ہوگئے امیر المومنین دور ہٹ کر بیٹھ گئے ۔ عورت نے کہا جَزَاکَ اللہُ
خَیْراً اب آپ جایئے تو آپ نے فرمایا بی بی ! جن بچوں کو بلک بلک
کر روتے ہوئے دیکھا تھا اب انھیں خوش خوش دیکھ لوں ۔ تھوڑی ہی دیر

میں بچے پیٹ بھر کھالئے اور خوشی خوشی کھیلنے لگے جیسے ہی امیر المومنین واپس ہونے لگے تو عورت نے بے ساختہ کہا۔ امیر المومنین بنے کے آپ حقدار تھے لیکن غلطی سے لوگوں نے عمر کو امیر المومنین بنالیا (الفاروق) یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ بی بی آپ کل صبح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنا وہاں تم عمر کو پاوگی اور تمھارے بچوں کے نام وظیفہ مقرر کروایا جائیگا۔

غریب کی زچگی: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات میں گشت فرمارہے تھے کہ ایک جھونپڑی کے باہر ایک بدوی بیٹھا نظر آیا آپ اسکے ساتھ بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے ایسے میں یکایک جھونپڑے سے دردناک چیخوں کی آواز آئی آپ نے دریافت فرمایا کون روتا ہے بدو نے کہا عورت کی زچگی کا وقت ہے فرمایا کوئی دایا ہے عرض کیا ہمیں روشنی کیلئے تیل نہیں ہے دایا کہاں سے بلائی جاتی۔ یہ سنتے ہی آپ ابھی دایا بلا لاتا ہوں کہکر اپنے گھر تشریف لائے رات بہت ہوچکی تھی دایا کی تلاش ممکن نہ تھی لھذا اپنی بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنھا سے فرمایا کہ بی بی! ایک بہت بڑے ثواب کی چیز ہے اگر تم تیار ہو جاؤ تو بڑا اجر عظیم ہوگا یہ سنتے ہی بی بی صاحبہ تیار ہوگئیں ضروری سامان آٹا پنیر گھی زیتون کا تیل شہد روشنی اور چولہے کا تمام سامان باندھ لیا فاروق آعظم آگے آگے بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنھا

پیچھے پیچھے جھونپڑے پر پہنچے اور بیوی کو اندر بھیج دیا بی بی صاحبہ نے چراغ لگایا چولہا سلگایا حریص یا حلیم تیار کیا حاملہ کو پیٹ بھر پلایا اور دعا میں مشغول ہو گئیں ۔ رحمت الٰہی جوش میں آئی بڑی اسانی سے لڑکا تولد ہو گیا ۔ بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کی خوشی کی انتہا نہ رہی بے ساختہ عرض کیا امیرالمومنین صاحب خانہ کو بیٹے کی مبارک باد دیدیجئے فاروق آعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی خوش سے سجدہ شکر بجالایا لیکن بدو کانپنے لگا کہ یہ امیرالمومنین ہیں ۔ آپ نے اسکو تسلی دی فرمایا گھبراؤ نہیں یہ میرا فریضہ تھا میں نے ادا کیا کل صبح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آنا تمہارے بچے کو بیت المال سے وظیفہ مقرر کردیا جائیگا۔

مسافرین کی خدمت : رات کی تاریکی میں جب کوئی قافلہ مدینہ منورہ کے اطراف واکناف ٹھرا ہوا نظر آتا تو اپنے ساتھی صحابہ کرام کو لیکر پہنچ جاتے اور رات بھر قافلے کے اطراف گھومتے ہوئے نگرانی کرتے تاکہ کوئی جانور یا چور ڈاکو وغیرہ کوئی نقصان نہ پہنچاسکے اسی طرح آپکا ہر روز کا معمول تھا کہ رات کی تاریکی میں غریبوں مسافروں اور بیماروں کی خبر گیری کرتے ہوئے خدمات انجام دیتے تھے ۔

اسی لئے اقبال علیہ الرحمہ نے فرمایا ۔ ؎

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

نوکر چاکر سے سلوک: امیر المومنین فاروق آعظم رضی اللہ تعالی عنہ اپنے غلاموں کیساتھ بھی رواداری کا برتاو فرمایا کرتے۔

تاریخ اسلام کا مشہور زمانہ واقعہ کے ہے جب آپ کو بیت المقدس بلایا گیا تو آپ نے صرف ایک اونٹ پر سفر فرمایا اور مساوات اور رواداری کا یہ عالم تھا کہ ایک منزل (۲۰ میل) خود اونٹ پر بیٹھتے اور ایک منزل اپنے غلام کو اونٹ پر بٹھاکر خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے۔ جب بیت المقدس میں داخلے کی آخری منزل پر آپ کے غلام کے بیٹھنے کی باری آئی تو آپ نے اپنے غلام کو اونٹ پر بٹھایا اور خود نکیل پکڑ کر چلنے لگے حالانکہ غلام نے آپ سے ہزار ہزار فریاد کی لیکن آپ نے ایک نہ سنی۔

بیت المقدس کے یہودی سربراہ حیران تھے کہ اونٹ پر بیٹھنے والا کون ہے اور انٹ کی نکیل پکڑکر چلنے والا کون ہے؟ چنانچہ یہودی سرداروں کو بتادیا گیا کہ امیر المومنین اونٹ کی نکیل پکڑکر چل رہے ہیں۔

یہودی سردار یہ سنتے ہی اپنی تمام فوج میں اعلان کردیا کہ بیت المقدس کے قلعہ کے تمام دروازے کھولدو اور قلعہ مسلمانوں کے حوالہ کردو۔

حضرت فاروق آعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا یک ایک لمحہ خدمت خلق اور انسانی ہمدردی سے مامور ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر اور سن کر آج بھی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔

جب سن کے غلاموں کی باتیں کفار مسلمان ہوتے ہیں
کوئی تو بتادے آقا کے دربار کا عالم کیا ہوگا

جانوروں سے نیک سلوک

گنہگار عورت : ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت اسکی اتنی سی بات پر بخش دی گئی کہ اس نے ایک کنویں پر دیکھا ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے اس عورت نے اپنے پاؤں کا موزہ (جوتا) نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا پس اس عمل سے وہ فاحشہ جنتی بن گئی۔ (بخاری و مسلم)

کتے پر رحم کرنا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں جارہا تھا اس کو شدت سے پیاس لگی اور وہ ایک کنویں میں اترا اور جب پانی پی کر باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے ایک کتا پیاس سے بے تاب ہورہا ہے پس وہ شخص پھر دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے جوتے میں پانی بھرلیا چونکہ کنویں میں سڑھیاں نہیں تھے اس لئے پانی سے بھرا ہوا جوتا منہ میں پکڑلیا اور ہاتھوں کی مدد سے پانی

بچاتا ہوا کنویں سے باہر آیا اور پیاسے کتے کو پانی پلادیا۔ پس اللہ تعالی نے اس شخص کی مغفرت فرمادی یہ سنکر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں کیساتھ نیک سلوک سے اجر وثواب ملتا ہے فرمایا ہاں ہر جاندار (کی ہمدردی) میں اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

جانوروں پر بھی سختی نہ کرو

بھوکا پیاسہ نہ رکھو:۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جارہے تھے راستے میں ایک اونٹ نظر سے گذرا بھوک کی وجہ سے اونٹ کا پیٹ کمر سے لگ رہا تھا یا چارہ خاطر خواہ نہ ہونے سے بے حد لاغر ہوچکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اونٹ بڑ بڑانے (رونے) لگا اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کے قریب تشریف لیگئے اسکے کانوں پر شفقت سے ہاتھ پھیرا جس سے وہ چپکا سا ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے ایک انصاری تشریف لائے اور عرض کیا یہ اونٹ میرا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرو یہ اونٹ تمھاری شکایت کررہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو (مختلف احادیث)

پرندوں اور چیونٹیوں کو بھی تکلیف نہ دو

عبدالرحمن بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لگئے۔ اسی اثناء میں ہم نے حمرہ (پرندہ) کے دو بچے پکڑلئے۔ حمرہ آئی اور اپنے پیٹ اور پیروں کو زمین پر لگانے لگی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا کہ کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر مصیبت میں ڈالا اس کے بچے واپس کردو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے گھروں کو دیکھا جنکو ہمنے جلاڈالا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا چیونٹیوں کو کس نے جلایا ہم نے عرض کیا ہم نے جلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مناسب نہیں کہ کوئی آگ کا عذاب دے عذاب صرف

ہی کے شایاں ہے۔ (مشکوۃ ج۔۲۔ ۴۳۶۹۔ ابوداؤد)

انسانی ہمدردی میں حج ملتوی کرنا

حج کی تیاری: حضرت سلیمن بن ربیع رحمتہ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ حج کا ارادہ کرکے کوفہ کے بازار میں پہنچا۔ بازار کی ایک ویران جگہ دیکھا کہ ایک غریب عورت مرے ہوئے خچر کا گوشت کاٹ کرلیجارہی ہے۔

غربت کا منظر: میں سمجھ لیا کہ یہ کوئی بھٹیارن ہے لوگوں یہ پکا کر کھلائیگی میں چپکے سے پیچھے پیچھے گیا۔ بہت دور جانے کے بعد وہ عورت ایک بڑے مکان میں داخل ہوگئی تو میں دروازے کے درازوں میں سے اندر دیکھا تو اندر سارا مکان خالی اور تباہ حال نظر آیا فاقہ زدہ چار نوجوان غریب لڑکیاں نظر آئیں وہ مردار گوشت آگ پر بھوننے لگیں تو مجھ سے نہ رہا گیا میں نے پکارا کر کہا اللہ کی بندیو! وہ گوشت نہ کھاؤ وہ گوشت حرام ہے۔ یہ سنکر وہ عورت نے کہا تو کون ہے؟ تو میں نے کہا میرا نام سلیمن ہے میں پردیسی ہوں تو عورت نے کہا۔ خدارا ہمارے راز کو فاش نہ کر ہم کو ہمارے رب نے جس حال میں رکھا ہے ہم شکر گذار ہیں میں بے چین ہوکر کہا بڑی بی! تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا واسطہ بھلا بتاؤ تو سہی یہ کیا راز ہے۔

عورت نے کہا اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ نہ دیتا تو ہمارا راز کبھی فاش نہ کرتے۔ ہم خاندان نبوت کے شریف (سید) ہیں مجھے بیوہ ہوکر تین سال ہوگئے آج ہم پر ۴ روز کا فاقہ ہے۔ اسی لئے یہ گوشت ہم پر حلال ہے۔

انسانیت کا درد: حضرت سلیمن رحمۃ اللہ علیہ سیدانیوں کی یہ درد بھری کیفیت سنکر انتہائی بے چین و بے قراری کی حالت میں روتے ہوئے بازار کو واپس ہوئے۔ حج کا ارادہ ملتوی کردیا اور کچھ آٹا اور کپڑا وغیرہ خریدا اور چھ سو درہم میں سے کچھ درہم کا آٹا اور کپڑا وغیرہ خرید کر باقی درہم کو آٹے میں چھپا کر ان سیدانیوں کے حوالے کردیا۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعائیں: ان سیدانیوں نے اللہ تعالی کا شکر ادا کئے اور روتے ہوئے دعائیں دینے لگیں۔ اے اللہ! تو سلمن کے اگلے پچھلے تمام خطاؤں کو معاف کردے۔ اسکو دین و دنیا میں اجر دیدے اور اے اللہ! سلمن کا حشر ہمارے دادا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرما۔ آمین۔ میں کوفے میں ہی پڑا رہا جب حاجیوں کا قافلہ واپس آیا تو میں ان سے مل مل کر حج کی مبارکباد پیش کرنے لگا تو ہر حاجی مجھے بھی حج کی مبارک باد دے رہا تھا۔ میں ہر حاجی سے کہتا گیا کہ میں حج کو نہیں آیا تو حاجیوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہم تجھے حج کے ہر مقام پر دیکھتے آرہے ہیں۔ اور ایک حاجی نے یہ کہتے ہوئے مبارکباد پیش کی کہ لے یہ

تھیلی تو نے مسجد نبوی کے باب جبریل کے پاس میرے پاس امانت رکھوائی تھی یہ تیری امانت واپس لے لے۔

غیب سے انعام: میں وہ تھیلی جو مہر بند تھی لیکر واپس آیا اور میری حیرانی اور بڑھ گئی جب رات میں سو گیا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہوگئے اور فرمایا۔ سلمن! کیوں تعجب کرتا ہے تو نے میرے غریب و نادار بچیوں کی مدد کی تو میں نے تیرے لئے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے میری دعا پر تیری صورت کا ایک فرشتہ بنادیا جو تیری طرف سے قیامت تک حج کرتا رہیگا۔ تیری رقم کو دس گنا اضافہ کرکے یہ مہر بند تھیلی میں نے ہی تجھے بھیجی ہے حضرت سلمن بن ربیع رحمۃ اللہ تعالی علیہ نیند سے بیدار ہو کر تھیلی کھولے تو واقعی اس چھ سو دینار (اشرفیاں) موجود تھے۔ (رشفہ الساوی)

گھر بیٹھے مقبول حج کا ثواب مصر کے کسی علاقہ میں احمد صناع نامی ایک موچی تھا حج کی نیت سے روزانہ تھوڑے پیسے جمع کرتا رہا۔ جب رقم مکمل ہوگئی تو حج کی تیاری کرنے لگا۔

احمد صناع کے پڑوس میں ایک عالم دین تھے ایک روز ان کے گھر گوشت پکایا جارہا تھا اسکی حاملہ بیوی نے کہا کہ پڑوس سے کچھ اچھے سالن کی بو آرہی ہے ذرا مانگ لاؤ۔

پڑوسی پر فاقہ: احمد صناع سالن مانگنے کیلئے مولانا کے گھر پہنچا تو مولانا

نے کہا احمد صناع جو گوشت ہمارے پاس بھنا جارہا ہے وہ ہمارے لئے حلال ہے اور تمہارے لئے حرام ہے۔ یہ سنکر احمد صناع مولانا پر ناراض ہوکر الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا۔ مولانا اپنے پڑوسی کی ناراضی پر حقیقت حال بتانے پر مجبور ہوگئے اور فرمانے لگے۔ بھیا احمد صناع! خفا نہ ہونا ہم پر آج چوتھے دن کا فاقہ ہے وہ مرا ہوا کبوتر کہیں باہر مل گیا تو لالیا اور وہی گوشت بھنا جارہا ہے۔ احمد صناع جیسے ہی اللہ والے کی دردناک آپ بیتی سنا فورا گھر واپس آیا اور اپنی حج کی پونجی ایک تھیلے میں بھر کر مولانا کی خدمت میں پیش کردیا۔ احمد صناع کے نذرانہ آنے پر مولانا صاحب آنسو بہاتے ہوئے دیر تک دعائیں کرتے رہے۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعا آن کی آن میں عرش عظیم پر پہنچ جاتی ہے۔ اور رب غفور کی رحمت میں جوش آجاتا ہے اور قدرت کیطرف سے عجیب وغریب انعامات واکرامات سے نوازا جاتا ہے غریب اللہ والے کیساتھ احمد صناع نے جو انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا اس پر اللہ تعالی خوش ہوکر اس سال کے تمام حاجیوں کا حج قبول فرمایا اور احمد صناع کو گھر بیٹھے ہزارہا مقبول حج کا ثواب بھی مل گیا۔ جیسا کہ ایک بڑے عالم دین کے حج کا واقعہ ہے

پیران پیر کے پیر ومرشد کی آپ بیتی

پرخلوص ہمدردی حضرت ابوسعید المخزومی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں

اور شاگردوں کیساتھ حج کو تشریف لیگئے حج سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں مراقبہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آسمان سے دو فرشتے نازل ہوئے اور کعبہ شریف کے بازو کھڑے ہوئے سوال و جواب میں مصروف ہیں۔

سوال :۔ اس سال کتنے حاجی آئے اور کتنے حاجیوں کا حج قبول ہوا۔

جواب :۔ ۹ لاکھ ۹۰ ہزار حاجی آئے لیکن ایک کا بھی حج قبول نہیں ہوا لیکن اللہ تعالی شہر مصر کے قریب ایک گاؤں میں رہنے والے موچی کی قربانی سے تمام حاجیوں کا حج قبول فرمایا۔

فرشتوں کا یہ مکالمہ سنکر حضرت ابوسعید المخزومی رحمتہ اللہ علیہ احمد صناع سے ملاقات کیلئے اسکے گاؤں کو پہنچے اور اسکو خوشخبری سناتے ہوئے مبارکباد دی ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

فرشتے

ناشر: شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدر آباد